روزنامہ
(1913ء سے جاری شدہ)
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلیفون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
منگل 18 فروری 2014ء 17 ربیع الثانی 1435 ہجری 18 تبلیغ 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 40

اِک نشاں

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر اور مرغزار

آئے گا قہرِ خُدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار

(درثمین)

حیات طیبہ کے طلبگار

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔
میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے! اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے، تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور اس مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 370)

ضرورت اساتذہ

نظارت تعلیم کو انگلش اور میتھ کے مضامین کے لئے اعلیٰ تعلیمی قابلیت کے حامل تجربہ کار مرد و خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔ ڈگری کلاسز کو پڑھانے کا زیادہ تجربہ رکھنے والے مرد و خواتین کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند مرد و خواتین درخواست جمع کرواسکتے ہیں۔ درخواست دینے کے لئے ایک سادہ کاغذ پر ناظر صاحب تعلیم کے نام درخواست، اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم کے دفتر یا ویب سائیٹ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
کوائف بذریعہ ای میل بھی بھجوائے جاسکتے ہیں۔ info@nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کے لکھنے کا اصل مقصد اور ان کے بکمال پورے ہونے پر آپ کی پُرشوکت تحریرات

نشانات کا مقصد خدا تعالیٰ اور دین حق کی صداقت کو دنیا پر ظاہر کرنا ہے

ہمارا خدا سے سچا تعلق ہونا چاہئے۔ خدا نے ہماری ایمانی قوتوں کو بڑھانے کے واسطے اپنی قدرت کے صد ہا نشان دکھائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 14 فروری 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 فروری 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے نشانات کے بارے میں آپ ہی کی تحریرات پیش فرمائیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ جو نشانات ظاہر ہو رہے ہیں یا ہوتے رہیں گے ان کا اصل مقصد یہ ہے کہ میرے ذریعہ اس زمانے میں خدا تعالیٰ دین حق کی صداقت اور آنحضرت ﷺ کے مقام و مرتبہ کو دنیا پر ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ یہ نشانات جہاں دین حق پر اعتراض کرنے والوں کے منہ بند کرتے ہیں وہاں دین حق پر ایمان لانے والوں کے لئے بھی حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ثبوت ہیں۔ حضرت مسیح موعود براہین احمدیہ میں فرماتے ہیں کہ یہ سب اہتمام اس لئے کیا گیا ہے کہ جو لوگ فی الحقیقت راہ راست کے خواہاں ہیں ان پر ظاہر ہو جائے کہ تمام برکات اور انوار دین حق میں محدود و محصور ہیں اور تا جو اس زمانے کے ملحد ہیں ان پر خدائے تعالیٰ کی حجت قاطعہ اتمام کو پہنچے اور جو حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کے مراتب عالیہ سے انکار کر کے اس عالی جناب کی شان کی نسبت خبیث کلمات منہ پر لاتے ہیں اور اس افضل البشر پر ناحق تہمتیں لگاتے ہیں اور جو اس بات سے بے خبر ہو رہے ہیں کہ دنیا میں وہی ایک کامل انسان آیا ہے جس کا نور آفتاب کی طرح ہمیشہ دنیا پر اپنی شعاعیں ڈالتا رہا ہے اور ہمیشہ ڈالتا رہے گا۔ اور تا ان تحریرات حقہ سے دین حق کی شان و شوکت خود مخالفوں کے اقرار سے ظاہر ہو جائے اور تا جو شخص سچی طلب رکھتا ہو اس کے لئے ثبوت کا رستہ کھل جائے اور نیز ان الہامات و کشوف کے لکھنے کا یہ بھی ایک باعث ہے کہ تا اس سے مومنوں کی قوت ایمانی بڑھے۔

حضرت مسیح موعود اپنی پیشگوئیوں کے بارے میں کشتی نوح میں فرماتے ہیں کہ وہ غیب کی باتیں جو خدا تعالیٰ نے مجھے بتلائی ہیں اور پھر اپنے وقت پر پوری ہوئیں وہ دس ہزار سے کم نہیں اور کوئی پیشگوئی میری ایسی نہیں ہے جو پوری نہیں ہوئی یا اس کے دو حصوں میں سے ایک حصہ پورا نہیں ہو چکا اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہزارہا میری ایسی کھلی کھلی پیشگوئیاں ہیں جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئیں جس کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی تصنیف نزول المسیح میں سے تین چار پیشگوئیاں نمونہ کے طور پر بیان فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اسی طرح آپ کی کتب بھی ایک نشان ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی کتب اور تحریرات پڑھ کر راہ حق کو قبول کرنے والوں کے واقعات پیش فرمائے۔

حضرت مسیح موعود اپنے نشانات کے بارے میں ایک جگہ پر فرماتے ہیں کہ میں وہ شخص ہوں جس کے ہاتھ پر صد ہا نشانات ظاہر ہوئے۔ مجھے اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اب تک دو لاکھ سے زیادہ میرے ہاتھ پر نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے زمانے میں اور بعد میں بھی بذریعہ خواب صداقت حضرت مسیح موعود کے خدائی نشان ظاہر ہونے اور بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونے کے واقعات بیان فرمائے۔ اسی طرح حضور انور نے افریقہ کے لوگوں کا نشانات دیکھ کر حضرت مسیح موعود کی صداقت کے قائل ہونے اور بیعت کر کے احمدیت قبول کرنے والوں کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہونا چاہئے اور ان کو شکر کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو یونہی نہیں چھوڑا بلکہ ان کی ایمانی قوتوں کو یقین کے درجہ تک بڑھانے کے واسطے اپنی قدرت کے صد ہا نشان دکھائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم لوگ اللہ تعالیٰ سے ایک سچا تعلق پیدا کرنے والے ہوں جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اپنا نشان دکھانے والا بنائے اور ہمارے ایمانوں میں اضافہ فرمائے اور ہم آئندہ نسلوں میں بھی اس روح کو پھونکنے والے ہوں۔

حضور انور نے آخر پر مکرم رضی الدین صاحب ابن مکرم محمد حسین مختار صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی کی شہادت اور مکرم ڈاکٹر خالد یوسف صاحب ای این ٹی رجسٹرار فضل عمر ہسپتال ربوہ کی وفات پر ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

خطبہ جمعہ

سب سے پہلے تو میں آج آپ کو اور دنیا میں پھیلے ہوئے تمام احمدیوں کو نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں۔ اس دعا کے ساتھ یہ مبارکباد ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے پہلے سے بڑھ کر اس سال کو اپنے رحمتوں، فضلوں اور برکتوں کا سال بنا دے

جب ہم گزشتہ سال کا جائزہ لیتے ہیں تو جماعتی لحاظ سے 2013ء کا سال ہمیں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل دکھاتا ہوا نظر آتا ہے۔ پس اگر ہم نے یہ فضل جاری رکھنے ہیں تو عاجزی، محنت اور دعا کے ساتھ ان فضلوں کو جذب کرنے کی کوشش کرنی چاہئے

2013ء کے سال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 158 بیوت بنائی گئیں اور 258 نئی بیوت ملیں۔ افریقہ میں اس وقت 41 بیوت زیرِ تعمیر ہیں۔ اسی طرح 121 مشن ہاؤسز تعمیر ہوئے

اللہ تعالیٰ دنیا بھر میں غیر معمولی طور پر حقیقی دین کا پیغام پہنچانے کے رستے کھول رہا ہے۔ حضور انور کے دورہ جات کی میڈیا میں کوریج کے ذریعہ کروڑوں افراد تک دین کا پیغام پہنچا

وقف جدید کے ستاون (57) ویں سال کے آغاز کا اعلان

گزشتہ سال وقف جدید میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 54 لاکھ 84 ہزار پونڈز کی مالی قربانی جماعت نے پیش کی مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

وقف جدید کی مالی قربانی میں برطانیہ پہلے، پاکستان دوسرے اور امریکہ تیسرے نمبر پر رہا

مختلف پہلوؤں سے نمایاں مالی قربانی کرنے والے ممالک اور جماعتوں کا جائزہ

مکرم یوسف لطیف صاحب آف بوسٹن امریکہ کی وفات۔ مرحوم کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3 جنوری 2014ء بمطابق 3 صلح 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سب سے پہلے تو میں آج آپ کو اور دنیا میں پھیلے ہوئے تمام احمدیوں کو نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں۔ مجھے اداروں کی طرف سے بھی، جماعتوں کی طرف سے بھی، افراد کی طرف سے بھی مبارکباد کے پیغام آ رہے ہیں۔ ان سب کو مبارک ہو اور جماعت کو مبارک ہو اور اس دعا کے ساتھ یہ مبارکباد ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے پہلے سے بڑھ کر اس سال کو اپنی رحمتوں، فضلوں اور برکتوں کا سال بنا دے۔ اور یہ دعا ہر احمدی کی یقیناً ہے اور ہونی چاہئے۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں، برکتوں اور رحمتوں کی خواہش اور دعا کئے بغیر یہ مبارکباد دیتے ہیں تو صرف رسماً مبارکباد دینا تو بے فائدہ ہے اور دنیا داروں کی باتیں ہیں۔ لیکن یہ خواہش بھی بے کار ہو گی اور دعا بھی لاحاصل ہو گی اگر ہم اپنی اُن صلاحیتوں اور استعدادوں کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے بروئے کار نہ لائیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں ودیعت فرمائی ہوئی ہیں۔ اُن باتوں پر عمل کرنے کی کوشش نہ کریں جن پر عمل کرنے کا خدا تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا ہے۔ ہمارا صرف نئے سال کی رات کو اجتماعی نفل پڑھ لینا کافی نہیں ہے، اگر ہمیں ان نوافل کی ادائیگی کے ساتھ یہ احساس پیدا نہیں ہوتا کہ اب ہم نے حتی الوسع یہ کوشش کرنی ہے کہ نوافل کی ادائیگی کرتے رہیں۔ اپنی عبادت کے معیار کو بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے بہتر بنانا ہے اور اپنی عملی زندگی میں ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اگر اس سوچ کے ساتھ ہم نے دو دن پہلے اپنے نئے سال کا آغاز کیا ہے اور ایک دوسرے کو مبارکبادیں دے رہے ہیں تو ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹنے کی کوشش کرنے والوں میں شمار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کی یہ سوچ ہو۔ اگر نہیں ہے تو خدا کرے کہ ہماری یہ سوچ ہو جائے۔ یہی سوچ ہے جو اللہ تعالیٰ کے گزشتہ فضلوں کا بھی شکر گزار بناتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے ہم پر جو احسانات اور انعامات کئے ہیں، اُن پر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والا بناتی ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور ہمارا خالص ہو کر جھکنا ہی ہماری زندگی کا مقصد ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے۔ پس یہ روح ہے جو ہماری ان مبارکبادوں کے پیچھے کارفرما ہونی چاہئے۔

جب ہم گزشتہ سال کا جائزہ لیتے ہیں تو جماعتی لحاظ سے جہاں بعض مشکلات بھی ہیں لیکن پھر بھی 2013ء کا سال ہمیں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل دکھاتا ہوا نظر آتا ہے۔ پس اگر ہم نے یہ فضل جاری رکھنے ہیں تو عاجزی، محنت اور دعا کے ساتھ ان فضلوں کو جذب کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خاص طور پر اُن لوگوں کو جن کے سپرد بعض جماعتی خدمات ہوئی ہوئی ہیں۔ وہ خاص طور پر اس بات کو مدنظر رکھیں کہ یہ فضل جذب کرنے کے لئے ہمیں عاجزی، انکساری اور دعا اور محنت کی ضرورت ہے۔

بعض لوگ اس بات پر خوش ہو جاتے ہیں کہ ہمیں جماعت میں اتنے عہدوں پر کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ بے شک یہ فقرہ اُن کے منہ سے نکلتا ہے کہ کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے لیکن اس کام کی توفیق کا حق تب ادا ہو گا جب ذہن کے کسی گوشے میں بھی **عہدہ کا تصور پیدا نہ ہو بلکہ خدمت دین کا تصور پیدا ہو۔ خدمت دین کو اک فضل الٰہی سمجھیں۔** یہ خیال دل میں رہے۔ اپنی انا، فخر اور رعونت اور اپنے آپ کو دوسرے سے بہتر سمجھنے کا خیال بھی دل میں پیدا نہ ہو۔ جو لوگ اس سوچ کے ساتھ کام کرتے ہیں اور عاجزی کو ہر وقت اپنے سامنے رکھتے ہیں، ان کے کاموں میں اللہ تعالیٰ پھر بے انتہا برکت بھی ڈالتا ہے۔ اُن کے ساتھ کام کرنے والے بھی بھرپور طریق سے ان کے مددگار بن کر جماعتی خدمات سرانجام دے رہے ہوتے ہیں اور افرادِ جماعت بھی اُن کی ہر بات

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

کو دل کی خوشی سے قبول کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہمارے تمام عہدیدار یا خدمت سرانجام دینے والے بھی اپنے آپ میں یہ عاجزی، انکساری، اخلاص، محنت اور دعا کی حالت پیدا کرنے والے ہوں اور پہلے سے بڑھ کر پیدا کرنے والے ہوں اور جب یہ ہوگا تو تبھی وہ یقیناً خلیفۂ وقت کے بھی سلطانِ نصیر بننے والے ہوں گے اور افراد جماعت بھی وفا کے ساتھ سلسلہ کے کاموں کو ہر دوسرے کام پر مقدم کرنے والے ہوں تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے ہمیشہ دیکھتے چلے جانے والے ہوں۔

جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے کہ ہمارا کام حضرت مسیح موعود کے مشن کو آگے بڑھانا ہے۔ اُس کام کو آگے بڑھانا ہے جو (دین) کا پیغام دنیا میں پھیلانے کا آپ کے سپرد ہوا ہے۔ بکھرے ہوئے (مومنوں) کو اکٹھا کرنا ہے۔ دنیا کو خدائے واحد کے آگے جھکنے والا بنانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کام جماعت سرانجام دے رہی ہے۔ مشنز کی تعمیر، (بیوت) کی تعمیر، (دعوت الی اللہ) کا کام، لٹریچر کی تیاری اور اشاعت، (-) اور مربیان کو تیار کرنا اور میدانِ عمل میں بھیجنا، یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کر رہی ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا، اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ہماری زندگی کا مقصد عبادت کرنا ہے اور ایک (مومن) مرد پر نماز با جماعت فرض ہے اور با جماعت نماز کے لئے (بیوت) اور مناسب جگہوں کی تعمیر اور انتظام بھی بڑا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو بے شمار فضل گزشتہ سال جماعت پر فرمائے، اُن میں سے یہ بھی ایک بہت بڑا فضل ہے کہ دنیا میں ہمیں (بیوت) بنانے کی توفیق ملی اور (بیوت) کو آباد کرنے کی توفیق ملی۔ گو کہ یورپ میں بھی اور آسٹریلیا میں بھی، فار ایسٹ (Far East) میں بھی اور باقی علاقوں میں بھی لیکن افریقہ اور انڈیا میں خاص طور پر اس سلسلے میں بہت کام ہوا ہے۔ اس کا مختصر جائزہ بھی میں پیش کر دیتا ہوں۔

2013ء کے سال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 136 باقاعدہ (بیوت) اور انڈیا میں بعض چھوٹے چھوٹے گاؤں میں فوری طور پر لکڑی اور ٹین سے عارضی (بیوت) یا شیڈ (Shed) بنائے گئے ہیں ان کی تعداد 22 تھی اور 258 نئی (بیوت) ملیں۔ یہ (بیوت) اس طرح ملیں کہ (دعوت الی اللہ) کا جو کام جماعت کر رہی ہے، اُس کے ذریعہ سے جو ائمہ جماعت میں شامل ہوئے اُن کے ساتھ ان کی (بیوت) بھی آئیں اور لوگ بھی شامل ہوئے۔

جیسا کہ میں نے کہا زیادہ کام افریقہ اور انڈیا میں ہوا ہے۔ 158 (بیوت) کی جو میں نے بات کی ہے ان میں سے 102 باقاعدہ (بیوت) افریقہ میں بنی ہیں اور انڈیا میں (بیوت) کے لئے 22 شیڈ (Shed) اس لئے بنائے گئے ہیں تا کہ فوری ضرورت پوری ہو اور افریقہ میں اس وقت 41 (بیوت) زیر تعمیر ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اس سال باقی ممالک میں بھی (بیوت) تعمیر ہوئیں اور ہو بھی رہی ہیں۔

اسی طرح مشن ہاؤسز ہیں۔ 121 مشن ہاؤسز، مرکز تعمیر ہوئے جن میں سے 77 افریقہ میں اور پانچ انڈیا میں۔ انڈیا بھی کافی وسیع ملک ہے اور افریقہ تو براعظم ہے۔ اُس میں بھی ایسٹ اور ویسٹ میں زیادہ تر ہمارے چھ، سات، آٹھ ممالک ہیں، جہاں جماعت پھیل رہی ہے اور بڑی تیزی سے وہاں کام ہو رہا ہے۔

پھر جیسا کہ میں نے کہا کہ ہمارا کام (دین حق) کے پیغام کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ (دین) کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم کا پرچار کرنا ہے تا کہ دنیا کو (دین) کی خوبصورت تعلیم کا پتہ چلے اور ہمارے (مربیان) اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کام کر رہے ہیں۔ اور اس کے علاوہ جب مختلف ممالک میں میرے دورے ہوتے ہیں تو اُن کے ذریعہ سے بھی ایک حد تک جماعت کا تعارف ہوتا ہے۔ (دین) کی تعلیم کا دنیا کو پتہ چلتا ہے اور پھر اس تعارف کو بڑھاتے ہوئے جو (مربیان) ہیں، ان میں بعض تو ایسے ہیں جو مستقل ملکی اخباروں میں کالم لکھتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو میرے خطبات کے حوالے سے اخباروں میں (دین حق) کی تعلیم کے بارے میں مستقل کالم لکھ رہے ہیں۔ تو یہ پیغام بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھیل رہا ہے اور گزشتہ سال میں اس کو بہت زیادہ وسعت ملی ہے۔

دورے کی میں نے بات کی ہے۔ پہلے دوروں کے بعد مَیں بتا بھی چکا ہوں کہ **امریکہ میں جو مَیں نے پچھلے سال دورے کئے اُس میں مجموعی طور پر بارہ ملین سے زیادہ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ کینیڈا کے دورے میں دو شہروں کے دورے کئے اور ساڑھے آٹھ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔ ان دونوں ممالک میں اس طرح مجموعی طور پر تقریباً دو کروڑ افراد تک پیغام پہنچا ہے۔** اللہ تعالیٰ کے اس لحاظ سے بھی بے شمار فضل ہیں کہ احمدیت کا پیغام پہنچانے کے نئے سے نئے راستے کھل رہے ہیں۔

میرے دوروں کے ذریعہ جیسا کہ میں نے کہا کہ پیغام پہنچانے کے نئے راستے کھلے ہیں اور اُنہیں پھر (مربیان) نے مزید وسعت دی ہے۔ جو active (مربی) ہیں اُن کو ایک لگن ہے، وہ پھر اس کام کو آگے بڑھاتے ہیں اور اس میں پھر اُن کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیابیاں بھی مل رہی ہیں۔ اسی طرح جرمنی کے دوروں کے دوران، گزشتہ سال میں نے شاید دو دورے کئے تھے، (بیوت) کے سنگ بنیاد رکھے اور جلسے میں شامل ہوا تھا تو وہاں اخباروں اور ریڈیو سٹیشنز اور ٹی وی چینلز نے جو کوریج دی ہے وہ صرف جرمنی تک ہی نہیں، بلکہ اُس میں آسٹریا اور سوئٹزرلینڈ کے مشترکہ ٹی وی چینل بھی تھے۔ اور اس طرح **مجموعی طور پر جو جرمنی کے سفر ہوئے ان میں چار ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ پھر سنگاپور ہے، آسٹریلیا ہے، نیوزی لینڈ ہے، جاپان ہے۔ ان کے دورے کے دوران وسیع پیمانے پر میڈیا نے کوریج دی اور جیسا کہ میں نے بتایا تھا کہ تین کروڑ افراد تک پیغام پہنچا۔**

تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ انسانی کوشش سے یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ انسانی کوشش کا تو یہ حال ہے کہ آسٹریلیا میں جو ہمارے سیکرٹری خارجہ تھے یا پریس کے ساتھ ان کا تعلق تھا، انہوں نے وہاں کا جو صوبائی اخبار تھا اُس کے نمائندے کو ایک انٹرویو لینے کے لئے کہا۔ اُس نے کہا مَیں انٹرویو کے لئے آ جاؤں گا اور عین وقت پر اُس نے معذرت کر لی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام کیا کہ اُس نے معذرت کی اور پندرہ منٹ کے بعد جو وہاں کا نیشنل اخبار ہے اُس سے رابطہ ہوا اور اس طرح لگتا تھا کہ وہ نمائندہ اس انتظار میں بیٹھا ہے کہ کب مجھے پتہ لگے کہ آسٹریلیا کا میرا دورہ ہے اور کب میں آؤں اور پندرہ منٹ کے نوٹس کے بعد وہ پہنچ گیا۔ تو یہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وجہ سے ہے جو اللہ تعالیٰ اپنی تائیدات اور نصرت کے نظارے ہمیں دکھاتا ہے۔ ورنہ اُن کو امید نہیں تھی کہ اتنے شارٹ نوٹس پر کوئی نمائندہ آئے گا اور انٹرویو لے گا اور وہ بھی نیشنل اخبار کا نمائندہ اور پھر نیشنل اخبار میں اس کی اشاعت بھی ہو جائے گی۔

جرمنی کی تاریخ میں بھی پہلی مرتبہ نیشنل ٹی وی پر جماعت کے متعلق خبر نشر کی گئی۔ آسٹریلیا کے ٹی وی کے نیشنل اور انٹرنیشنل چینل جو ہیں اُن پر خبریں نشر ہوئیں اور جیسا کہ پہلے بھی میں نے بتایا تھا چھیالیس ممالک میں یہ خبر گئی۔ نیوزی لینڈ کے نیشنل ٹیلیویژن نے خبر دی۔ اُن کا ماؤری جو قبیلہ ہے اُن کے ٹی وی چینل نے خبریں دیں۔ جاپان کا ایک اخبار ہے جس کی سرکولیشن بیس ملین یا دو کروڑ ہے، انہوں نے میرا انٹرویو لیا اور خبر دی، پھر یہی نہیں بلکہ انہوں نے بعد میں وہاں کے مشنری انچارج کا بھی انٹرویو لیا اور دوبارہ پھر خبر شائع کی اور (دین) کے متعلق سوالات کئے اور وہاں جو ہماری (بیت) بن رہی ہے، پہلی (بیت) ہے، اُس کے بارے میں بھی خبریں شائع کیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی جگہ مل گئی ہے جو بڑی اچھی وسیع جگہ ہے اور ایک ہال بھی اُس میں تعمیر ہوا ہوا ہے اور اتفاق یہ ہے کہ ہال کا رُخ جو ہے وہ بالکل قبلہ رُخ ہے۔ اس لئے وہاں اُس کو بدلنے کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی۔ بہرحال اس (بیت) کے بننے سے جاپان میں بھی (دین حق) کا تعارف احمدیت کے حوالے سے بڑھ رہا ہے۔ تو جیسا کہ میں نے کہا کہ (بیت) اور دورے کی وجہ سے صرف یہ نہیں کہ وقتی طور پر توجہ پیدا ہوئی اور قصہ ختم ہو گیا، بلکہ بعد میں بھی وہاں انہوں نے مشنری کا انٹرویو لیا اور اُس سے جو پہلے خبریں لگی تھیں یا دی گئی تھیں اُن میں مزید وسعت پیدا ہوئی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل بے شمار ہیں۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ سے دنیا میں میرے دوروں کی وجہ سے اٹھارہ کروڑ چھبیس لاکھ تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اسی طرح اس سال میں دس سو اٹھاسی اخبارات کے ذریعہ سولہ کروڑ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے جو اُس نے اتنے وسیع پیمانے پر احمدیت اور حقیقی (دین) کا پیغام پہنچانے کا انتظام فرمایا۔

افریقہ کے ممالک میں جو کام ہو رہا ہے اس کے علاوہ ہے۔ وہاں بھی بڑے وسیع پیمانے پر کام ہو رہا ہے۔ میڈیا کے ذریعہ سے وہاں کروڑوں لوگوں تک (دینِ حق) کا پیغام پہنچا ہے۔ گھانا میں وہاں کے سرکاری ٹی وی نے جو گھانا براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کا ٹی وی ہے، ہمارے ایم ٹی اے کے پروگرام دینے شروع کئے ہیں۔ جب 2013ء کا جلسہ ہوا ہے تو اُس کے پروگرام انہوں نے دکھائے اور یہ جو پروگرام ہیں یہ سیٹلائٹ کے ذریعہ گھانا کے علاوہ ہمسایہ ملکوں میں بھی جا رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ غیر معمولی طور پر حقیقی (دین) کا پیغام پہنچانے کے راستے کھول رہا ہے۔

اس سال میں جو میری مختلف ریسپشنز ہوئی ہیں اُن میں شامل ہونے والے بھی بڑے متاثر ہوئے۔ پڑھا لکھا طبقہ جو سیاستدان اور پالیسی بنانے والے تھے اُن کو جب (دین) کی حقیقی تعلیم کا پتہ چلا تو اُن کے لئے یہ تصور بالکل نیا تھا۔ جبکہ یہ تصور نہیں، تعلیم ہے اور حقیقت ہے۔ اُن کے لئے بڑی حیرت والی بات تھی کہ (دین) کی اس طرح کی تعلیم بھی ہے۔ پس کن کن فضلوں کو انسان گنے۔

بعض منافق طبع لوگ اس بارے میں یہ بھی باتیں کر دیتے ہیں کہ یہ فلاں کے ذریعہ سے ہوا یا اتنا خرچ کیا گیا تو ہوا۔ بہر حال جماعت میں چند ایک لوگ ہی ایسے ہیں۔ نہ تو اس جماعت کے پیغام پہنچانے کے لئے کسی شخص کی ضرورت ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور نہ خرچ کیا جاتا ہے جس طرح لوگوں میں بلا وجہ کی افواہیں پھیلانے والے بعض پھیلا دیتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں سے بھی جماعت کے افراد کو ہشیار ہونا چاہئے۔ یہ منافق لوگ بڑے طریقے سے باتیں کرتے ہیں۔ اتنے وسیع پیمانے پر جیسا کہ میں نے بتایا ہے کسی شخص کی کوشش سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہتا تو ہم جتنی بھی کوشش کر لیتے یہ کبھی نہ ہوتا۔ بلکہ اب تو میں نے مختلف سفروں میں یہ دیکھا ہے کہ بعض بڑے لوگ ہیں جن سے ملنے کی لوگ بڑی خواہش کرتے ہیں، انہوں نے ملنے کا کہا لیکن میں نے کسی وجہ سے انکار کر دیا تو اُس کے بعد انہوں نے بڑی لجاجت سے بار بار ملنے کی خواہش کی اور ہماری جماعت کے افراد اس بات کے گواہ ہیں۔ اس لئے یہ وہم کسی کے دل میں آنا کہ کسی کے ملنے سے ہماری جماعت کا پیغام دنیا میں پہنچتا ہے یا کسی شخص کے ذریعہ سے پیغام پہنچتا ہے، یہ انتہائی غلط تصور ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود سے وعدہ ہیں کہ "میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کسی شخص نے نہیں پہنچانا۔

پس ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ نہ ہم نے کسی دنیاوی آدمی اور لیڈر سے کچھ لینا ہے، نہ ہمیں اس کی ضرورت ہے۔ ہمارا انحصار خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے وہی ہمارا مولیٰ ہے اور وہی ہمارا مددگار ہے جو جماعت کی ترقی کے غیر معمولی نظارے ہمیں دکھا رہا ہے۔

افریقہ میں اس ترقی نے نام نہاد (-) اور بعض لیڈروں کو بہت سخت پریشان کیا ہوا ہے۔ وہ اس بات پر خوش نہیں ہوتے کہ دنیا خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو رہی ہے بلکہ اُن کو یہ فکر ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے یہ لوگ حقیقی (مومن) بن رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں وہاں افریقہ میں بڑی کوشش ہوتی رہی کہ یہ کیا ہو رہا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے (مومن) بن رہے ہیں۔ ہم تو جو (دین) پھیلانا چاہتے ہیں وہ تو سختی اور دہشت گردی کا (دین) ہے۔ یہ لوگ تو (-) ہو کے فتنہ و فساد سے دُور ہو رہے ہیں۔ نام نہاد جہاد سے کنارہ کشی اختیار کر رہے ہیں اور یہی بات ہے جو ان دنیاوی لیڈروں کو بہت زیادہ چُبھتی ہے یا (-) کو چُبھتی ہے۔

ہمارے ٹوگو کے (مربی) بیان کرتے ہیں کہ وہاں آیا کوپے (Ayakope) ایک جگہ ہے اُس کے دورے پر گئے تو وہاں کے نومبائعین نے بتایا کہ یہاں کچھ دن پہلے (-) کا ایک گروہ آیا تھا اور ہمیں کچھ کھانے پینے کی چیزیں دیں اور کہنے لگے کہ ہم آپ کو (-) قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ تو ہم نے کہا آپ ہمیں دعوت دے رہے ہیں یا لالچ دے رہے ہیں۔ ہمیں چیزیں دے کر آپ چاہتے ہیں کہ ہم (-) قبول کر لیں۔ ہم ہرگز ایسا نہیں کریں گے کیونکہ ہمارے پاس جماعت احمدیہ والے آئے تھے اور انہوں نے ہمیں (دعوت الی اللہ) کی اور ہم نے پہلے ہی (دینِ حق) قبول کر لیا ہے اور ہمیں کسی قسم کا لالچ بھی نہیں دیا اور وہ اب ہمیں یہ خوبصورت تعلیم سکھا بھی رہے ہیں۔ ہمارے بچوں کو نمازیں بھی پڑھنا سکھا رہے ہیں، قرآنِ کریم پڑھنا بھی سکھا رہے ہیں۔ اس لئے ہم آپ سے یہ چیزیں نہیں لیں گے۔ آپ یہ چیزیں واپس لے جائیں۔ آپ جو (-) پیش کر رہے ہیں ہم اس کو قبول کرنے کو تیار نہیں۔ ہم تو اس حقیقی (دین) کو قبول کریں گے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اور جس کی (دعوت) آج جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ اور اس کے بعد پھر وہ ایمان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھے ہیں۔ اب اُن نومبائعین نے وہاں اپنی ایک (بیت) بھی بنالی ہے۔

اسی طرح (مربی) نائیجر لکھتے ہیں۔ برنی کونی شہر میں ایک چھوٹا سا گاؤں بٹورو (Botoro) ہے، وہاں جب (دعوت الی اللہ) کی گئی تو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ گاؤں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔ فوری طور پر بچوں کے لئے یسرنا القرآن کلاسز جاری کر دی گئیں۔ امام صاحب کا ریفریشر کورس جاری کر دیا گیا اور تربیتی پروگرام بنائے گئے۔ جب یہ اطلاع وہاں وہابی (-)، امام تک پہنچی تو فوری طور پر وہ (-) کا ایک گروپ لے کر اس گاؤں میں پہنچ گیا اور تقریر شروع کر دی کہ یہ کافر ہیں۔ آپ جماعت کا انکار کر دیں۔ ہم آپ کو (بیت) بھی بنا کے دے دیں گے۔ گاؤں کے چیف نے اُسے کہا کہ میں پیدائشی مسلمان ہوں اور اب عمر کے آخری حصہ میں ہوں۔ میں نے کبھی اپنے گاؤں کی بچی کو قرآنِ کریم پڑھتے اور (دینی) باتیں کرتے نہیں دیکھا۔ مگر یہ جماعت احمدیہ کی برکت ہے کہ میری چھوٹی بچیاں مجھے دعائیں اور حدیثیں سناتی ہیں۔ اس لئے اس پہلی دفعہ کی تو میں تمہیں معافی دیتا ہوں جو تم شور مچا رہے ہو۔ اگر آئندہ اِدھر کا رُخ کیا تو گاؤں کے لڑکوں سے تمہاری پٹائی کروا دوں گا۔ (-) نے یہ بات سنی تو فوراً (ہوتے تو ڈرپوک اور بزدل ہیں) گاڑی میں بیٹھے اور وہاں سے بھاگ گئے۔

بورکینا فاسو کے (مربی) لکھتے ہیں کہ بنفورا ریجن کی ایک جماعت نیاکارا (Niankara) ہے۔ وہاں کے گاؤں میں دو سو دس افراد ہیں جو اس سال بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔ اس گاؤں کے دو خاندان ایسے ہیں جن کا تعلق انصارِ دین فرقہ سے ہے۔ انہوں نے خوب زور لگایا اور انفرادی ملاقاتیں کر کے احمدی افراد کو مجبور کیا کہ جماعت احمدیہ کو چھوڑ دیں اور انصارِ دین فرقے سے اپنا تعلق جوڑیں۔ لیکن احمدی افراد نے ان باتوں پر کان نہیں دھرے بلکہ ہمیں بتایا کہ ہم پر بڑا دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ ہم جماعت احمدیہ کو چھوڑ دیں۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ جس قدر احمدیوں کی (دعوت) و تربیت نے ہمیں مطمئن کیا ہے، ہم احمدیت سے الگ ہو کر پھر اندھیروں میں واپس نہیں جانا چاہتے۔ اور انہوں نے باقاعدہ چندے بھی دینے شروع کر دیئے ہیں۔

اسی طرح بینن کی ایک جماعت کوجرومیدے ہے، چھوٹا سا گاؤں ہے کوجرومیدے (Kodjromede)۔ وہاں کے ایک شخص کریم نامی نے بیعت کی تھی۔ دو تین ماہ گزرنے کے بعد اس نے مولویوں کے زیرِ اثر آ کر مخالفت شروع کر دی تو ایک دن معلم نے امیر جماعت کو بتایا کہ اس شخص نے جماعت کے خلاف سخت بدزبانی کی ہے تو انہوں نے اُسے کہا کہ کوئی بات نہیں، اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر ایک مرتد ہو گا تو وہ اپنے فضل سے ایک جماعت عطا فرمائے گا۔ کہتے ہیں کہ اُسی دن یہ معلم صاحب اور امیر صاحب اکونوپے (Akonopey) گاؤں ہے، اُس کا جو بادشاہ ہے، جو چیف ہے وہ مقامی بادشاہ کہلاتے ہیں، اُن کو (دعوت الی اللہ) کرنے گئے تو وہ اللہ کے فضل سے احمدی ہو گیا۔ پھر ایک واگا (Waga) گاؤں ہے، اُس گاؤں کے بھی دو آدمی وہاں موجود تھے۔ انہوں نے کہا آپ ہمارے گاؤں میں بھی آئیں اور (دعوت الی اللہ) کریں تو مغرب کی نماز اُن کے گاؤں میں ادا کی اور (دعوت الی اللہ) کی تو بتیس افراد نے احمدیت قبول کر لی۔ اس طرح گاؤں میں ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا اور وہی شخص جو بدزبانی کیا کرتا تھا وہ پولیس کو کسی مقدمے میں مطلوب تھا، اس کی وجہ سے وہ گاؤں چھوڑ کے چلا گیا۔

پھر نائیجیریا کے (مربی) انچارج لکھتے ہیں کہ کیمرون کا علاقہ فومبا (Foumban) کٹّر (-) کی اکثریت کا علاقہ ہے۔ پہلی بار وہاں جلسہ یومِ خلافت منعقد کیا گیا۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی وہاں کیمرون میں پاکستان سے آنے والے تبلیغی گروپ نے احباب جماعتِ احمدیہ کو نشانہ بنانے کی کوشش کی۔ جلسہ یومِ خلافت کی خبریں چونکہ ٹی وی اور ریڈیو پر گاہے بگاہے نشر ہو رہی تھیں اس لئے اُن تک بھی اس کی خبر پہنچ گئی۔ چنانچہ تبلیغی جماعت کا چوبیس افراد پر مشتمل ایک گروپ جس

میں دس افراد براستہ کینیا اور پندرہ افراد کیمرون اور چاڈ کے بارڈر کے ذریعہ وہاں آئے۔ اس شہر میں خدا کے فضل سے اب جماعت کی اکثریت ہے۔ یہاں کے چیف امام اور اُن کے نائبین امام مع اپنے احباب کے تین سال قبل احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ تو یہ گروپ جو آیا انہوں نے ہمارے معلم کے ذریعہ رابطہ پیدا کیا۔ یہ وہی معلم صاحب ہیں جن کے ذریعہ سے یہاں جماعت کا پودا لگا تھا، گھر گھر پیغام پہنچا تھا۔ اُس معلم کی بابت اس (-) جماعتی گروپ نے دریافت کیا۔ جس پر معلم صاحب کی اہلیہ نے ان کو بتایا کہ معلم صاحب شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ اس پر یہ لوگ وہاں سے شہر کی سینٹرل (بیت) میں پہنچے اور یہ جو (بیت) ہے یہ اللہ کے فضل سے بڑی (بیت) ہے اور جماعت احمدیہ کی (بیت) ہے۔ یہاں انہوں نے چیف امام سے کہا کہ ہم یہاں تبلیغ کرنا چاہتے ہیں اور آپ سب احباب کو جماعت احمدیہ کے متعلق حقائق بتانا چاہتے ہیں۔ اس پر ہمارے چیف امام نے ان سے کہا کہ اگر آپ نے جماعت احمدیہ کے خلاف بات کرنی ہے تو میں یہ آپ کو بتا دوں کہ یہ (بیت) جہاں آپ کھڑے ہیں یہ جماعت احمدیہ کی (بیت) ہے اور ہم سب خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی (-) ہیں۔ اس لئے آپ کو ایسا کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے اور آپ سب احباب یہاں سے جا سکتے ہیں۔ بہرحال پولیس کو بھی اطلاع کر دی گئی اور انہوں نے اُن کو شہر سے نکال دیا۔

اسی طرح آج کل ساؤتھ افریقہ میں پاکستانی (-) اکٹھے ہوئے ہوئے ہیں۔ پاکستان سے بیس (-) کا ایک گروپ ہے۔ دہلی انڈیا سے بھی آئے ہوئے ہیں، سعودی عرب سے بھی آئے ہوئے ہیں۔ ایک گروہ میں وہاں کے مقامی لوگ بھی ہیں۔ جو مسلم جوڈیشل کونسل کے زیرِ اہتمام کانفرنس میں جماعت کی مخالفت میں پروگرام بنا رہے ہیں۔

سیرالیون کی بھی یہی رپورٹ ہے۔ سیرالیون میں پاکستان سے (-) اور مصر سے الازہر یونیورسٹی کے پڑھے ہوئے (-) اور سیرالیون سے سعودی عرب جا کر تعلیم حاصل کرنے والے، سعودیہ کے خرچ پر سینکڑوں کی تعداد میں لوگ یہاں پر پہنچے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ تقریباً ہر فلائٹ پر کافی تعداد میں لوگ آ رہے ہیں اور شہروں اور دیہاتوں میں جا کر جماعت احمدیہ اور شیعہ احباب کے خلاف لوگوں کو اکساتے ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ تبلیغ کریں، صرف فتنہ و فساد پیدا کرنا (مقصد) ہے۔ بلکہ اب وہاں ایک افریقہ عرب summit میں بہت بڑی رقمیں افریقہ کے لئے بھی اور خاص طور پر سیرالیون کے لئے بھی، اُن کی ترقی کے نام پر اور سکول کھولنے کے نام پر مخصوص کی گئی ہیں، اور یہ باتیں اخباروں میں وہاں آ رہی ہیں کہ یہ بنا کے دیں گے، وہ بنا کے دیں گے۔ لیکن ہمیشہ کی طرح، پہلے بھی کئی دفعہ اس طرح ہو چکا ہے کہ جاتے ہیں، پیسوں کا اعلان کرتے ہیں، اُس کے بعد یا امداد آتی نہیں، یا آپس میں کھا پی جاتے ہیں اور قصہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور یہی انشاء اللہ تعالیٰ اس کا بھی انجام ہوگا۔

بہرحال جوں جوں جماعت ترقی کر رہی ہے، جوں جوں اللہ تعالیٰ کے فضل ہو رہے ہیں، یہ مخالفتیں بھی تیز ہو رہی ہیں اور ہوں گی۔ ان کی ہمیں کوئی فکر نہیں ہے، نہ ہونی چاہئے۔ آخر کار ان کی تقدیر میں ناکامی اور نامرادی لکھی ہوئی ہے۔ لیکن ہمیں جس بات کی فکر کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے، ان مخالفتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم اپنے ایمانوں میں پہلے سے بڑھ کر مضبوطی پیدا کریں۔ پہلے سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود کے مشن کی تکمیل کی کوشش کریں۔ پہلے سے بڑھ کر دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ دعاؤں کے ساتھ اس سال کو بھر دیں، درود و استغفار پر اس قدر توجہ دیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہم پر رحمت کی نظر ڈالتے ہوئے اپنے فضلوں کو ہم پر وسیع تر کرتا چلا جائے۔ دشمن کے مکروں کو اُن پر الٹا دے۔ ہر مخالف کو اور ہر مخالفت کو ہوا میں اُڑا دے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل پہلے سے بڑھ کر ہم پر نازل ہوں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا، دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوائے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔‘‘

(سیرت مسیح موعود از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب صفحہ 519-518)

پس یہی ہتھیار ہے جو ہم نے بھی استعمال کرنا ہے۔ اللہ کرے کہ ہم اس کو صحیح طور پر استعمال کرنے والے ہوں۔

آج جنوری کا پہلا جمعہ ہے اور روایت کے مطابق وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان بھی اس جمعہ کو ہوتا ہے اور گزشتہ سال میں اللہ تعالیٰ کے جو فضل ہوئے ہیں، جو وقفِ جدید کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے کئے اور کر رہا ہے، اُن کا ذکر بھی ہوتا ہے۔ کچھ کا تو میں نے ذکر کیا ہے۔ افریقہ میں وقفِ جدید کے چندے کا بہت سا استعمال ہوتا ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس چندے کی رقم بھی وہاں (دینی) میدان میں آگے بڑھنے کا، (بیوت) بنانے کا اور دوسری چیزیں کرنے کا ایک ذریعہ بن رہی ہے۔

پس اب میں اس ضمن میں مزید میں کچھ کہوں گا۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ وقف جدید کی تحریک پہلے صرف پاکستان میں ہوتی تھی اور خلافتِ رابعہ کے وقت میں پاکستان سے باہر کی جماعتوں میں یہ تحریک کی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے کی تا کہ افریقہ اور بھارت میں جماعت کے کاموں کو مزید وسعت دی جائے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ گزشتہ ایک سال میں افریقہ اور بھارت میں (بیوت) اور مشن ہاؤسز کی تعمیر ہوئی اور کچھ خریدے بھی گئے ہیں، اس کے علاوہ (دینی) سرگرمیاں ہیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں سعید روحوں کو احمدیت یعنی حقیقی (-) کو قبول کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ بیشک ان ممالک میں رہنے والے احمدی بھی اپنی اپنی بساط کے مطابق غیر معمولی طور پر مالی قربانیاں کر رہے ہیں لیکن اُن کی غربت کی وجہ سے وہ اتنی زیادہ قربانی نہیں کر سکتے کہ تمام اخراجات پورے کر سکیں۔ اس لئے امیر ملکوں کا جو چندہ وقفِ جدید ہے، یہ خاص طور پر افریقہ اور بھارت میں خرچ کیا جاتا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ ان ملکوں کے لوگ بھی ایک جذبے کے تحت چندے دیتے ہیں۔

ہمارے گنی کناکری کے (مربی) لکھتے ہیں کہ ایک احمدی نوجوان محمد ساکو نے بتایا کہ میری شادی کی تاریخ طے ہو گئی تھی اور گھر میں اتنی رقم نہیں تھی کہ شادی کی تیاریاں کی جا سکیں اور جہاں سے رقم آنے کی امید تھی، وہاں سے مسلسل مایوسی ہو رہی تھی۔ اس دوران چندوں کا مطالبہ ہوا تو جو رقم گھر میں موجود تھی وہ چندے میں ادا کر دی۔ اس پر اس کی منگیتر نے بڑا شور مچایا کہ یہ تم نے کیا کیا۔ جو معمولی رقم تھی وہ چندے میں دے دی۔ تو یہ نوجوان کہتے ہیں کہ میں نے اُسے کہا کہ خدا کے فضل سے مَیں ایک ایماندار شخص ہوں اور خدا پر یقین رکھنے والا شخص ہوں اس لئے گھبراؤ نہیں، اللہ تعالیٰ خود ہماری مدد فرما دے گا اور خدا کی راہ میں دیا ہوا کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ کہتے ہیں کہ اگلے روز ہی جب وہ کام پر گئے تو اُن کو وہ ساری رقم مل گئی جو ایک لمبے عرصے سے رُکی ہوئی تھی اور جب شام کو گھر لا کر انہوں نے دی تو لوگ حیران رہ گئے کہ کس طرح (اتنی) جلدی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔

پھر قربانی کے بھی یہ لوگ کیسے کیسے ذریعہ اختیار کرتے ہیں۔ بینن سے ہمارے (مربی) لکھتے ہیں کہ سال کے شروع میں ان کے ریجن کوتونو کے اٹلانٹک ایریا میں اس قدر بارشیں ہوئیں کہ لوگوں کی فصلیں تباہ ہو گئیں اور وہاں قحط سالی کا سال بن گیا۔ سب کچھ ڈوب گیا۔ افراد کے پاس چندہ تو کیا کھانے کے لئے بھی کچھ نہیں بچا۔ اس صورت حال میں تبدیلی کے لئے انہوں نے مجھے بھی دعا کے لئے لکھا، اور پھر وہاں کی ایک جماعت نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر ہماری فصلیں تباہ ہو گئی ہیں، دیہاتی جماعتیں تو چندہ اُسی پر دیتی ہیں، تو اس بار ہم یوں کریں گے کہ جو فصلیں ہم لگائیں گے اُس میں ایک پلاٹ یا کھیت یا جو کچھ فصل ہے اس میں وہ جماعتی فصل بھی لگائیں گے تا کہ وہ ساری کی ساری چندے پر چلی جائے۔ اس کے بعد انہوں نے وہ فصل لگائی اور خدا تعالیٰ نے اُس میں اتنی برکت ڈالی کہ اُس میں سے تقریباً گیارہ ہزار آٹھ سو فرانک اُن کو آمد ہوئی جو انہوں نے چندے میں دے دی۔

اسی طرح گیمبیا کی ایک خاتون کہتی ہیں کہ جب محصّل ان سے چندہ لینے ان کے گھر آیا تو وہ بار بار گھر کے اندر جاتیں اور اپنے ہر بچے کی طرف سے بھی کچھ نہ کچھ چندے کی رقم لے آتیں۔ (مربی) نے بتایا کہ یہ دیکھ کر اُن کے بچے بھی اندر گئے اور اپنے گلّوں سے جو بھی معمولی رقم نکلی وہ پیش کر دی اور کہتے تھے کہ ہم کیوں ثواب سے پیچھے رہیں۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ بچوں کے دلوں میں بھی چندوں کی اہمیت ڈالتا ہے۔

اسی طرح گیمبیا کی ایک نومبائعہ ہیں، وہ کپڑا دھونے کا صابن لینے جارہی تھی تو رستے میں اُسے معلوم ہوا کہ اس طرح چندوں کی تحریک ہوئی ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ ہر شخص چندہ دے چاہے وہ تھوڑا سا ہی دے۔ اس پر انہوں نے وہ جو پیسے تھے وہ (چندہ میں) دے دیئے اور کہہ دیا کہ صابن کا انتظام اللہ تعالیٰ آپ ہی کر دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی ایسا انتظام کیا کہ دو دن کے بعد اُن کے ہاں ایک مہمان آیا اور صابن کا پورا کارٹن اُن کو تحفہ دے گیا۔

اسی طرح بینن کی ایک خاتون جو بڑی چُھپ کے نیکیاں بجالانے والی ہیں اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ اُن کا چندہ بھی خاصا معیاری تھا مگر پھر بھی سال کے اختتام پر اُن سے جب رابطہ کیا گیا تو وہ سنتے ہی اپنے اوپر خدا کے فضلوں کو گننے لگیں اور اپنی طرف سے مزید ایک لاکھ فرانک سیفا چندہ دے دیا۔ اس دوران جب اُنہیں بتایا گیا کہ ان کے فلاں بیٹے کی طرف سے بھی چندے کا انتظار ہے تو فوراً اُس کی طرف سے بھی تیس ہزار ادا کر دیئے۔ بیٹی کا علم ہوا تو اُن کی طرف سے بھی خود ہی دینے لگیں۔ اسی طرح جب اُن کو بتایا گیا کہ آپ کی ایک بیٹی کا معمولی چندہ باقی ہے تو وہ بھی اُنہوں نے ادا کر دیا۔ تو اس طرح کے لوگ بھی ہیں جو اپنی تمام خواہشات کو ختم کر کے چندوں کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اُس کی ادائیگی کرتے ہیں۔

اسی طرح تنزانیہ کے (مربی) صاحب لکھتے ہیں کہ جو نادہند تھے، اُن کو جب کہا گیا تو انہوں نے فوراً اپنے چندے دینے شروع کر دیئے۔ اُن کی ضروریات زیادہ تھیں لیکن بعضوں نے ضروریات کو پسِ پشت ڈالا اور چندوں کی طرف توجہ دی۔

امیر صاحب مالی لکھتے ہیں کہ ہمارے معلم عبدالقادر نے چندے کی تحریک کی اور اس کی اہمیت میں بتایا کہ چندہ دینے میں بڑی برکت ہوتی ہے۔ وہاں کے امام صاحب بڑے غریب آدمی تھے۔ سائیکل خریدنے کی بھی اُن میں استطاعت نہیں تھی، اُس نے پوچھا کتنا چندہ چاہئے۔ معلم صاحب نے بتایا کہ جو اللہ نے توفیق دی ہے۔ اُس کے مطابق دے دیں۔ لیکن یہ بتایا کہ جو بھی آپ نے دینا ہے کوشش کریں کہ پھر اُس میں کمی نہ آئے۔ امام صاحب نے ایک ہزار فرانک ادا کر دیا۔ اور کہتے ہیں ساتھ ہی دل میں یہ سوچا کہ اگر چندے سے برکت والی بات درست ہے تو خدا تعالیٰ اب اس کو سائیکل کے بجائے موٹر سائیکل دے گا۔ چنانچہ ابھی چھ ماہ ہی گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں موٹر سائیکل خریدنے کی توفیق عطا فرمائی اور ایک ہزار چندے کی بجائے انہوں نے پینسٹھ ہزار فرانک چندہ ادا کیا۔

اسی طرح ہریانہ میں ایک احمدی جن کا بجٹ بارہ ہزار روپیہ تھا۔ اُنہیں چندے کی اہمیت کا بتایا گیا تو انہوں نے کہا کہ میری تنخواہ تو پچاس ہزار روپیہ ماہانہ ہے۔ اس لئے اس کے مطابق بجٹ تیار کریں۔ چنانچہ انہوں نے اس کے مطابق ادائیگی شروع کر دی۔

پھر انڈیا کے ایک انسپکٹر وقف جدید لکھتے ہیں کہ جموں کشمیر کی ایک خاتون سکول ٹیچر ہیں۔ پورے علاقے میں ان کا چندہ وقف جدید سب سے زیادہ ہے۔ اپنی آمد کے لحاظ سے ان کا یہ طریق ہے کہ جب بھی نیا بجٹ بنتا ہے تو پوچھتی ہیں کہ خلیفہ وقت کی طرف سے کیا بجٹ مقرر کیا گیا ہے۔ جب بتایا جاتا ہے تو پہلے سے بڑھ کر وعدہ لکھواتی ہیں اور اپنی اولین فرصت میں اُس کو ادا بھی کر دیتی ہیں۔ اس سال بھی انہوں نے اپنا وعدہ لکھوایا اور اپنے خاوند مرحوم کی جانب سے بیس ہزار روپے مزید بھی ادا کئے۔

پھر وہاں کے انسپکٹر وقف جدید لکھتے ہیں کہ آسنور جماعت کے ایک شخص خواجہ صاحب ہیں۔ جب بھی ان کے پاس چندہ لینے کے لئے گئے تو وہ کوئی نہ کوئی واقعہ اپنی ترقی کا سناتے۔ اس مرتبہ اُن کے پاس گئے تو انہوں نے بتایا کہ اُنہوں نے بہت سے غریب دوستوں کو کاروبار سکھایا اور اب وہ لوگ مجھ سے کاروبار میں بہت مقابلہ کرتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ کاروبار کے مقابلے میں تو میرے سامنے آ گئے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کے کاروبار میں ترقی دے، لیکن کاش کہ وہ چندہ دینے میں مجھ سے مقابلہ کریں۔ کہتے ہیں میرا مال تو جب منڈی میں پہنچتا ہے، اگر ریٹ کم بھی ہو تو اللہ تعالیٰ خود بخود اُس کا اچھا ریٹ مہیا کر دیتا ہے۔

تو عورتوں اور مردوں کے بے شمار واقعات ہیں جو مالی قربانیوں کے ہیں اور جس سے چندے کی اہمیت اُن پر واضح ہوتی ہے۔ یہ صرف باہر کے لوگوں کی امداد پر گزارہ نہیں کر رہے بلکہ خود بھی بہت قربانیاں دے رہے ہیں اور حتی الوسع یہ لوگ بھی اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی کوشش کر رہے ہیں، جیسا کہ ان واقعات سے بھی ظاہر ہے اور یہ سب کچھ ایک احمدی کی اُس روح کے تحت ہے جس کی قرآن کریم نے مالی قربانی کے ضمن میں ہمیں تعلیم دی ہے اور جس کی اہمیت حضرت مسیح موعود نے اس زمانے میں بیان فرمائی ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ:

''دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مُراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لیے فرمایا: (-) (آل عمران:93) کہ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک کہ تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے۔ کیونکہ مخلوقِ الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوقِ الٰہی کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دُوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دُوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت میں لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ...... میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔ پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 368-367۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والوں اور اس روح کو سمجھنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

اب گزشتہ سال کا جو جائزہ ہے وہ پیش کرتا ہوں جو چھپن واں سال تھا اور 2014ء کا ستاون واں سال شروع ہو رہا ہے اس کا بھی اعلان کرتا ہوں۔

گزشتہ سال میں جو چھپن واں سال تھا اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید میں چوّن لاکھ چوراسی ہزار پاؤنڈ کی مالی قربانی جماعت نے پیش کی اور یہ گزشتہ سال کے مقابلے پر چار لاکھ چھیاسٹھ ہزار پاؤنڈ زیادہ تھی۔ اور اس سال برطانیہ کی پوزیشن نمبر ایک ہے۔ اس دفعہ برطانیہ کی پوزیشن نمبر ایک سے مراد یہ ہے کہ پہلے میں پاکستان کی بات کیا کرتا تھا اور پاکستان کو نکال کے پوزیشنیں بتایا کرتا تھا۔ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے برطانیہ کی پوزیشن پاکستان سے اوپر ہے اور پاکستان کو نکال کے جو یہ مقابلہ ہوتا تھا اب اس لحاظ سے برطانیہ نمبر ایک آ گیا۔ پھر پاکستان نمبر دو، پھر امریکہ پھر جرمنی پھر کینیڈا پھر ہندوستان پھر آسٹریلیا پھر انڈونیشیا پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے اور پھر بیلجیئم۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے برطانیہ نے اس سال جو وصولی کی ہے وہ نمایاں اضافے کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام چندہ دینے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ امریکہ اور جرمنی تو اس سے اب بہت پیچھے ہیں۔ ان کو بہت کوشش کرنی پڑے گی اگر انہوں نے آگے نکلنا ہے۔ اور ان کو بھی اس کو maintain رکھنے کے لئے بڑی کوشش کرنی پڑے گی کیونکہ جو چھلانگ لگائی ہے، لگتا ہے بہت اونچی چھلانگ لگا دی ہے۔ بعض لوگ شاید مجھے مشورہ دیں کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے زمانے میں بھی پاکستان شاید چندہ تحریکِ جدید میں نمبر دو پر آیا تھا تو انہوں نے باہر والوں کو تحریک کی تھی کہ آپ کے جو عزیز رشتہ دار ہیں آپ اُن کو جو رقم بھیجتے ہیں وہ زائد دے دیں اور چندے کے لئے بھی بھیج دیا کریں۔ اس لئے شاید مجھے یہ مشورہ آئے کہ آپ بھی اس طرح کریں تا کہ پاکستان کا نمبر قائم رہے۔ مَیں یہ نہیں کہوں گا۔ جو نمبر جس کو اللہ تعالیٰ نے دے دیا وہی قائم رہے۔ اب کوشش ہے اپنی کہ کون کون کس طرح کوشش کرتا ہے۔ لیکن اس لحاظ سے پاکستان کا یہ نمبر بھی بہرحال اُن کا ایک مقام ہے کہ ایک تو وہاں کی کرنسی وہاں کے حالات کی وجہ سے انتہائی devalue ہو چکی ہے اور اُس کے باوجود انہوں نے بڑی قربانی دی ہے۔ اس کے علاوہ

عمومی طور پر جو پاکستان کے حالات ہیں کہ کاروبار ختم ہو چکے ہیں۔ پھر پاکستان میں جو احمدی ہیں، اُن کو خاص طور پر نشانہ بنایا جاتا ہے، اُن کے کاروبار متاثر ہوئے ہیں۔ اس کے باوجود قربانیوں میں ان کا بڑا نمایاں کردار ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اموال ونفوس میں برکت ڈالے۔ اُن کی مشکلات کو دور فرمائے۔ اُن کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے۔ ذرا سی بھی آسانیاں پیدا ہو گئیں تو جس جذبے کے تحت پاکستان کے احمدی چندہ دیتے ہیں کوئی بعید نہیں کہ وہ خود ہی اگلے سال بغیر کسی بیرونی امداد کے آگے نکل جائیں۔ لیکن بہر حال برطانیہ نے بھی جو چھلانگ لگائی ہے اللہ تعالیٰ اس کو یہ اعزاز مبارک کرے اور سیکرٹری صاحب وقف جدید اور امیر صاحب کو اب زیادہ دعاؤں اور کوشش کرنے کی ضرورت ہو گی۔

اس کے بعد بڑی جماعتوں میں فی کس ادائیگی کے مطابق پہلے تو مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ پھر امریکہ ہے۔ پھر سوئٹزرلینڈ ہے۔ امریکہ کا چندہ 83 پاؤنڈ فی کس ہے۔ نمبر ایک کا 93 پاؤنڈ فی کس ہے۔ سوئٹزرلینڈ کا 61 پاؤنڈ ہے۔ بیلجیئم کا 47 پاؤنڈ۔ یو۔کے کا 45 پاؤنڈ۔ تعداد کے لحاظ سے لگتا ہے ان میں اضافہ ہوا ہے۔ اسی لئے ان کا یہ چندہ بڑھ گیا۔ آسٹریلیا 39 پاؤنڈ۔ فرانس 38 پاؤنڈ۔ کینیڈا 32 پاؤنڈ۔ جاپان 30 پاؤنڈ۔ سنگاپور، جرمنی اور ناروے 29 پاؤنڈ۔

شاملین کی تعداد بھی دس لاکھ چوالیس ہزار سات سو بیس ہے۔ اس تعداد میں زیادہ تر افریقہ کے نومبائعین اور بچے شامل ہوئے ہیں۔ لیکن آئندہ سے افریقہ والے بھی یہ نوٹ کریں کہ جنہوں نے چندے دیئے ہیں، چاہے کوئی دس پینس دینے والا ہی ہو وہ اپنی فہرستیں بھجوایا کریں تا کہ ایک دفعہ پتہ لگے کہ تعداد کے لحاظ سے کس کس جماعت کا کتنا ہے۔

شاملین کی تعداد میں اضافے کے اعتبار سے بورکینا فاسو، بینن، سیرالیون، گیمبیا، نائیجر، آئیوری کوسٹ، تنزانیہ کی جماعتیں زیادہ آگے ہیں۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے نائیجیریا سب سے آگے ہے، پھر گھانا ہے، پھر ماریشس ہے۔

پاکستان میں پوزیشن کے لحاظ سے جو پہلی تین جماعتیں جو ہیں ان میں اوّل لاہور ہے۔ پھر دوئم ربوہ ہے۔ سوم کراچی ہے۔ چندہ بالغان میں اضلاع کی پوزیشن جو ہے اُس میں سیالکوٹ نمبر ایک ہے، پھر راولپنڈی، اسلام آباد، فیصل آباد، سرگودھا، گوجرانوالہ، گجرات، ملتان، نارووال اور حیدرآباد۔

دفتر اطفال میں تین بڑی جماعتیں جو ہیں ان میں اوّل لاہور ہے، دوم کراچی ہے، سوم ربوہ ہے اور اطفال میں اضلاع کی پوزیشن کے لحاظ سے سیالکوٹ نمبر ایک ہے، پھر راولپنڈی ہے، مردوں میں بھی اور بچوں میں بھی مطلب بالغان میں بھی اور بچوں میں بھی سیالکوٹ نمبر ایک ہی ہے اور پھر راولپنڈی، اسلام آباد، فیصل آباد، گوجرانوالہ، سرگودھا، گجرات، نارووال، ملتان، ننکانہ صاحب۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی دس بڑی جماعتیں برمنگھم ویسٹ ہے، جلنگھم ہے، رینز پارک ہے، (بیت) فضل ہے، ووسٹر پارک ہے، ہونسلو نارتھ، پھر ومبلڈن ہے، بریڈفورڈ ساؤتھ ہے، بالہم ہے، پھر نیومولڈن ہے۔ اور ریجن کے لحاظ سے پہلا نمبر مڈل سیکس۔ پھر ساؤتھ لندن، پھر مڈلینڈ اور نارتھ ایسٹ ہے۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے چھوٹی جماعتیں سپن ویلی، براملے اینڈ ایملوشم، ڈیون اینڈ کارنوال اور نارتھ ہیمپٹن ہیں۔

(وصولی کے لحاظ سے) امریکہ کی دس جماعتیں۔ لاس اینجلس اِن لینڈ امپائر، سلیکون ویلی، ڈیٹرائٹ، سیاٹل، لاس اینجلس ایسٹ، سینٹرل جرسی، سلور سپرنگ، سینٹرل ورجینیا، ڈیلس اور بوسٹن ہیں۔

(وصولی کے لحاظ سے) جرمنی کی پانچ لوکل امارات میں ہمبرگ نمبر ایک پھر فرینکفرٹ، گراس گراؤ، ڈامسٹڈ اور ویزبادن۔

وصولی کے لحاظ سے جرمنی کی دس جماعتیں روئڈر مارک پہلی، پھر نیدا، پھر فیڈبرگ، مائنز، فولڈا، نوئس، راؤن ہیم سیوڈ، کوبلنز، ہنوفر اور کولون ہیں۔

(وصولی کے لحاظ سے) کینیڈا کی بڑی جماعتیں کیلگری، پیس ولیج، وان اور وینکوور جبکہ کینیڈا کی چھوٹی جماعتیں۔ ایڈمنٹن۔ ڈرہم۔ آٹوا۔ سسکاٹون ساؤتھ اور ملٹن ہیں۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے بھارت کے صوبہ جات میں نمبر ایک کیرالہ۔ پھر جموں کشمیر پھر آندھرا پردیش، تامل ناڈو، ویسٹ بنگال، اڑیسہ، کرناٹک، قادیان پنجاب، مہاراشٹرا، دہلی، اُترپردیش۔

وصولی کے لحاظ سے انڈیا کی پہلی جماعتیں کیرولائی، کالی کٹ، کینانور ٹاؤن، حیدرآباد، قادیان، کولکتہ، چنائی، پینگاڈی، بنگلور، رشی نگر، پرتھاپریم، میتھوتم اور کیرنگ ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کو بے انتہا نوازے۔

نمازوں کے بعد ایک جنازہ بھی مَیں پڑھاؤں گا۔ یہ مکرم یوسف لطیف صاحب بوسٹن امریکہ کا ہے۔ 23 ستمبر 2013ء کو یہ 93 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

یہ 1920ء میں پیدا ہوئے تھے۔ 9/اکتوبر 1920ء کو ٹینیسی کی سٹیٹ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود اور حضرت مصلح موعود کی کتب پڑھنے کے بعد 1948ء میں بیعت کی توفیق ملی۔ افریقن امریکن احمدی تھے۔ ان کا شمار ابتدائی افریقن امریکن احمدیوں میں ہوتا ہے۔ اکثر کہا کرتے تھے کہ اس وقت میرا فرض بنتا تھا کہ میں بیعت کروں۔ اگر نہ کرتا تو میں خدا تعالیٰ اور سچائی سے اپنا منہ موڑنے والا ہوتا۔ آپ نے ایجوکیشن میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ مختلف یونیورسٹیوں میں بطور پروفیسر پڑھاتے رہے۔ مختلف کتب کے مصنف بھی تھے جن میں آپ کی اپنی سوانح بھی شامل ہے۔ ان کی قدآور شخصیت کی وجہ سے ان کی وفات کی خبر یکدم امریکہ اور ساری دنیا میں پھیل گئی اور امریکہ کے تمام بڑے بڑے اخبارات میں شائع ہوئی۔ صدر کلنٹن نے جب اُنہیں وائٹ ہاؤس میں دعوت پر بلایا تھا تو وہاں اگرچہ یہ پاکستانی نہیں تھے اور افریقن امریکن تھے لیکن شلوار قمیص پہن کر گئے تھے۔ انہوں نے اپنے پیشے میں سب سے اونچا ایوارڈ حاصل کیا جو نوبل پرائز کے برابر تھا۔ چونکہ احمدی تھے اس لئے دین پر کبھی کمپرومائز (compromise) نہیں کیا۔ موسیقی کے اوپر انہوں نے بہت کچھ لکھا لیکن کبھی ایسی جگہوں پر، ایسے فنکشنوں میں کبھی شامل نہیں ہوتے تھے جہاں شراب وغیرہ ہو۔ آپ کو حج اور عمرے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ مالی قربانی اور چندہ جات میں غیر معمولی قربانی پیش کرتے۔ لوکل سیکرٹری مال کہتے ہیں کہ ان کی عادت تھی کہ مہینے کے دوران جب بھی ان کو تنخواہ کا چیک ملتا تو سب سے پہلے اپنے لازمی چندہ جات ادا کرتے تھے اور آپ کہا کرتے تھے کہ مجھے آج بھی اتنا ہی یقین ہے جتنا اُس وقت تھا جب میں نے بیعت کی کہ احمدیت کا راستہ سچائی کا راستہ ہے اور یہ وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ تھا۔ مجھے یقین ہے کہ اس راستہ پر چلنے والا کوئی شخص تباہ نہیں ہو سکتا۔ اور مجھے یقین ہے کہ اس راستے پر چلنے سے میں اور میرا خاندان نجات پا جائیں گے۔ اور میرا ایمان ہے کہ احمدیت تمام انسانوں میں بھائی چارہ پیدا کرنے کی تعلیم پیش کرتی ہے۔

آپ کو قادیان اور ربوہ کی زیارت کا بھی موقع ملا۔ لندن بھی گزشتہ سال جلسہ پر آئے ہوئے تھے۔ خلافت سے ان کو والہانہ محبت تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو بھی ملے ہوئے ہیں۔ حضرت خلیفہ رابع کو بھی اور مجھے بھی ملے تھے۔ جلسہ پر جب آئے ہیں تو بیمار تھے۔ ویل چیئر پر ہی تھے۔ بہت نیک اور نمازوں کے پابند تھے۔ نماز جمعہ کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ نہایت شفیق اور ہر ایک سے پیار و محبت کا سلوک کرنے والے مخلص انسان تھے۔ احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں سے بھی بڑی محبت اور شفقت سے پیش آتے تھے۔ لمبا عرصہ ان کو مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمتوں کی توفیق ملی۔ دعوتِ الی اللہ کا بہت شوق رکھتے تھے۔ جماعتی لٹریچر اپنے ہمسایوں اور رشتے داروں اور دوستوں میں تقسیم کیا کرتے تھے۔ جیب میں ہمہ وقت کچھ فلائرز وغیرہ رکھتے اور جہاز میں اپنے ہم سفروں میں تقسیم کرتے اپنے خرچ پر نابینا افراد کے لئے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اور بچوں کی تربیت کے متعلق کتب انہوں نے شائع کیں۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ عائشہ لطیف صاحبہ اور ایک بیٹا مکرم یوسف لطیف صاحب بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ان کی نیکیوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

23فروری2014ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 am	راہ ہدیٰ
3:40 am	سٹوری ٹائم
4:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21فروری2014ء
5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:50 am	الترتیل
6:20 am	خطاب حضور انور جلسہ سالانہ جرمنی
7:35 am	سٹوری ٹائم
7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21فروری2014ء
9:00 am	کچھ یادیں کچھ باتیں
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:10 am	یسرنا القرآن
11:30 am	حضور انور کے ساتھ طلباء کی ایک نشست 15دسمبر2013ء
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:00 pm	سوال وجواب 29جنوری1995ء
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 دسمبر 2012ء
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21فروری2014ء
7:15 pm	Shotter Shondhane
8:25 pm	رفقائے احمد
9:00 pm	پریس پوائنٹ Live
10:05 pm	کڈز ٹائم
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کے ساتھ طلباء کی ایک نشست

24فروری2014ء

12:30 am	ریئل ٹاک
2:00 am	پریس پوائنٹ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21فروری2014ء
4:10 am	سوال وجواب
5:20 am	عالمی خبریں
5:35 am	تلاوت قرآن کریم
5:45 am	یسرنا القرآن
6:10 am	حضور انور کے ساتھ طلباء کی ایک نشست
7:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21فروری2014ء
8:50 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	ایوان طاہر ٹورانٹو کینیڈا کا افتتاح 26جولائی2012ء
1:30 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 pm	آداب زندگی
2:30 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
2:45 pm	فرنچ پروگرام یکم دسمبر 1997ء
3:45 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21فروری2014ء
4:30 pm	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 2008ء
7:20 pm	بنگلہ پروگرام
8:20 pm	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
8:50 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
9:05 pm	راہ ہدیٰ
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	ایوان طاہر کا افتتاح

ربوہ میں طلوع وغروب 18۔فروری

طلوع فجر	5:26
طلوع آفتاب	6:46
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:59

کمر درد کیپسول
کمر درد کی مفید دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434-6211434

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

Best Return of your Money
گل احمد، الکرم، لان، چکن، ڈیزائنر سوٹس
نیز مردانہ اچھی ورائٹی بھی دستیاب ہے
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ربوہ فون شوروم: 047-6213961

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

FR-10

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
سپیشلسٹ بحریہ ٹاؤن، بحریہ آرچرڈ، بحریہ پنڈی، بحریہ نشیمن، بحریہ میڈیکل سٹی میں
جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
ہیڈ آفس
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد
0300-8586760
دکان نمبر 1 ٹاور 3 بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:04235330199
Mobile: 0300-8005199
برانچ آفس
الفضل روم کولر اینڈ گیزر
کولر اینڈ گیزر بھاری چادر میں تیار کئے جاتے ہیں۔
265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
راحیل احمد 0333-3305334
عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599

Seminar Study in
CARDIFF
Metropolitan University - UK
www.cardiffmet.ac.uk
Generous Scholarships Available up to £1,500
• Govt. Funded University.
• Among the Top Modern Universities in the UK.
Meet Mr. Christopher & Mr. Adrian Wincenty (International Officers) on: 24th Feb, Monday, 2:00 pm to 7:00 pm at: Pearl Continental Hotel Lahore - Board Room "F", & get admission in hundreds of HND, Bachelor and Master programs including MBA
EC Education Concern®
www.educatiomconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon
042-35162310 / 35177124 / 0331-4482511
نوٹ: پاکستان کے تمام شہروں سے طالبعلم اس پروگرام میں شرکت کرسکتے ہیں۔

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878